

۴۴۰  
 ہاتھ تپتا تبڑا کہ لگا کئے وہ سوار  
 دسے لو غمان سب مجھے اور جبار  
 جبار نے غمان اسے دسے کہ جمال  
 بولے کہ کہے ستم ذات کرو کار

۴۴۱  
 بہت کہ ہے کتاب گئے تارا کربلا  
 غایت سے بولے یہ کہ لب لباب سے جلا جا  
 وان دشمنان خاطر کی جھینبی پر روا  
 ہو پو کہ خمیر جلتا ہر آل رسول کا

۴۴۲  
 بیخیز کی لو اسی لئے ہے یہ بین  
 زن بین برا قلم و وہ مہدیوں حسین  
 نکمیرین شاہ لطف برون میں نور حسین  
 لکھی تھی بارگاہ و ہنسنا ہر ستر حسین

یہ آرزو ہے مجھ شہر بکیں کے لال کو  
 دکھلا دے تو نقاب لٹ کر جمال کو

مسنبئی کی فوج ستم نے جلائی ہے  
 زنجیر بھاری تیرے ہنسنے کو آئی ہے

پہلے قنات پر وہ دولت سرا جلی  
 پھر ہارے خاص مسند خیر اور اجلی

۴۴۳  
 اسوئے نقاب کو آتش بخت  
 دیکھا تو آپ خاطر زہر کا جو پیر  
 مسوئے سوزن زخم لے جسم یک  
 تنہا لاش اور میں ہو صورت جگر

۴۴۴  
 یہ کہ سکہ سوار تو وان سے زمان ہوا  
 بجا دیا مارا دھم کو روان ہوا  
 بس ای وہ چہ زخم میں غم غم جان ہوا  
 اس غم کا خاتمہ کسی سے بیان ہوا

۴۴۵  
 درازے بارگاہ و معطلے میں زینت ہار  
 زینتین تھاج میں اور گردن زور دار  
 زینتین تھاج میں اور گردن زور دار  
 زینتین تھاج میں اور گردن زور دار

آلودہ خاک و خون میں لو کہ پڑے تمام میں  
 خود حضرت حسین علیہ السلام آہن

کہ حق سے تو کہ بہر عزیزان مصطفیٰ  
 میرا بھی شہر ہو لبللا مان مصطفیٰ

ہر ہر طریقہ دل شکنی کا بنا کیا  
 خیر شکن کی بیٹیوں کو بے رو کیا

۴۴۶  
 غایت بلبلون قوم کے حضرت سے کیا  
 اور قبیلہ زمین و زمان اور ہر زبیا  
 تب خاطر کہ لال سے ارشاد کیا  
 اور یہی جان یہ بین کئے کا جبار

۴۴۷  
 جب دن سکر لالک کسے گزیر گئے  
 تیغوں کے گلٹ نہ ہو بیابان گئے  
 زینت بکاری سب اس کے گئے  
 دھو دھو کھون کمان سے ہر گزیر گئے

۴۴۸  
 قلعین وقت عص و جب تیرے نام  
 لوٹا عا دوسے آل تیرے کو با پ نام  
 تیرے ہی شام جھونک لے جان و حیا م  
 وہ آں وہ دھونان و بی زولیان نام

خالق کی راہ میں ہونی میری نجات ہے  
 لیکن کہو نہ موت اسے یہ حیات ہے

سوں کا گھر بسا ہوا ویران ہو گیا  
 زینت کے قہر ہونے کا سامان ہو گیا

سینے میں تھے بچوں کا دم گھٹ کر گیا  
 ریاضے اشک پیاسوں کی گھول ہو گیا

<p>۶۵ جانی تھی سستیہ سے سکتی کو بلاو کرتی ہو کر کھڑی تھی گل کی بو چھانے اور اب نکلے واسطے سکتیہ بھر کے لارو اس گل کو بجا دینا یا بسجھے لارو</p>	<p>۶۴ دو کر زنیہ فاطمہ زنی تھی یہ بیان دولت جو ہو پڑے ہو سو دولت بیان اس بات مال فاطمہ کا کیا ہیں دل نشان میں کو بھی نکلے یہ پھر بیان</p>	<p>۶۳ القصو ط سے ہو سنا غر جو بیان بہر حق حرم کے بارو سے تاقوس میں بیان حلف میں جس کے بیوں کو اس کو بیان ہر کہ وہ پڑے ہم کے کر لی تھیں بیان</p>
<p>۶۶ قائم کے قافلوان سے یہ کر کو ہی صلا ای نام را د ملد جز نیز انیاو سے تیا زیر سلسلے کو دیکھا کے بکاری وہ تیار بالکل غیر میں ہی جو راجھے ملا</p>	<p>۶۵ دن رات اک عجبا میں کس کے تھے حویلی کون ہوون کے کون سے تھے بھین موتاج تھی ایس کی سر میں خونیاں وزار ہوا تھا جاویر نظیر کا نزل</p>	<p>۶۴ تسین طلب سے ہو سے اس کے بھی بولے مبارک آل پیر بھی کٹ بھی اقبال سے نہ تھے تہیہ تری کیا ہم نہ تھی کہ ہوا دل آخیز کی</p>
<p>۶۷ نقص کو گھیر سکتا تھا غول انھیں تیار مجھے خزانہ جو بوب ذوالجلال معلوم ہے تھے ہر مردان کے گھر کمال نیکو کران خزانہ کرمان اور کمال</p>	<p>۶۶ پیر ستارہ شہنشاہ فقہ کا یہ کلام جو باختر آیا لگیا وہ مال ذر تمام انہوں سے جانتے تھے طفلان لشکر سور سکتیہ کنی تھی فواریا امام</p>	<p>۶۵ والسکے میں ان سبک نشین بیان کچھ نہ تھے تھے ہیں جگر پیر بیان انہیں سے کس کو تھیں کہیں کو بیان سر کا تار نہ ہو تو نظر نہ پیر بیان</p>
<p>۶۸ انعام بیکو مال بتانے کا دینے ہم لوگ میں کے سب کو اک تری چاؤڑ لینگے ہم</p>	<p>۶۷ زر کے لیے نہ ہو ان سے تم ہم کلام سرسب کے کاٹ لو کہ میں قصہ تمام ہو</p>	<p>۶۶ ایسا کسی کے بیاہ میں محشر ہو نہیں نوشاہ کو کھن بھی میسر ہو نہیں</p>
<p>۶۹ اس شہد گہرے ہمارے گہریے سیلی لگائی کان بھی مجروح کر دیے</p>	<p>۶۸ حاصل ہرک خوشی ہوئی قتل حسین سے سردار بھی سپاہ بھی اب سو چین سے</p>	<p>۶۷ ۶۶ ۶۵</p>

<p>۱۱۳</p> <p>شکلا جی گھڑی پورے نرسا کلام روا شفیق کدیر بین آج ہر مقام ہیلے پرا حرم کی اسیری کا انجام مقتل کو دیکھتے تھے حرم ختم کے نام</p>	<p>۱۱۴</p> <p>اک اہل جبر کے کہنے لگی بالو سے ترین بین جانی بیوں آپ کا تقاضا پھر نہیں کو تیرا اب وہ ساقی توڑ کے تیرا وزن ارٹ جہاں آئیں گے جاوکی نہیں</p>	<p>۱۱۵</p> <p>بولدے ابن سعد کلاہ شمر حلیہ لے جا حرم کے واسطے فوٹوں میں غور میرے تیرے مارے ہو کر کے تلووں مصطفیٰ خوان طعام لے کے ذرا بلعون وان ہوا</p>
<p>۱۱۶</p> <p>کتنی تھی بالو ٹکڑے مرسل کے ہوتے ہیں اسٹرا کیلے خاک چنگل میں سوتے ہیں جسکو کہو گی تم اسے پانی پلائیں گے آمد پہ شمر کی جو حرم سے نگاہ کی سب نے کہا پناہ رسالت پناہ کی</p>	<p>۱۱۷</p> <p>تکڑی باجوڑ تھی تیاری علی عام میلن جو گرم کرتے تھے سب پیر نام کتنی تھا کوئی دل توڑ سورا کوش کام ہر اک مدد دیا تھا سقون کے نام</p>	<p>۱۱۸</p> <p>یہیں کیلے بدکار کا جگر تھ گیا وان آگے ابن سعید کے کھانچا گیا بیسا ختمیہ دکر بھی کھائے بن گیا جو کا جہاں سے ظلیہ فریاد گیا</p>
<p>۱۱۹</p> <p>سقون کی وان پیکار تھی مانی کی جا تھی یان میں دن کی پر اس سے حالت تباہ تھی سادات کو پوجم الم سے سکوت ہی مردوں کو فاختہ ہی نہ زردوں کو کوشی</p>	<p>۱۲۰</p> <p>سقون کا نام سن کے سکینے لایا مان سے کہا کہ بیچے فقط کو بین فدا پھر پھر کے سنے آئے ہیں دیسے جا سقا جا لہر سے اب تک نہیں بھرا</p>	<p>۱۲۱</p> <p>رو کر کیا سکینے لے مان غضب ہوا آج ہی تم قائل منطووم کر گیا مذبح لیا تھا آگے میرے کھانچا گیا کہ دو کو بیوں سب پانے لے کر پھینچا گیا</p>
<p>۱۲۲</p> <p>دیکھے تو کوئی نہر سے سب سنے آئے ہیں سقا لے اہل بیت بھی شرف لائے ہیں روستے میں سنے بیچے تو فریاد کرتی ہیں شہزادیان مدینے کی فلتے سحر تی ہیں ای جھوٹے پیر سو خوان غلام کے گیاروں کہنے سے ابن سعد کے کھانچے لیا بیوں</p>	<p>۱۲۳</p> <p>تبت میرے بیٹے علی نے کیا خطاب تو اہل بیت کو کس لیے افراتمان باب ایسا نہ کہ چون کا زور ہوا باب نہا نام نے جو کھانچے دیے ایا علی جواب</p>	<p>۱۲۴</p> <p>یا گاہ کہ شقی نے کہا ابن سعید سے کہ پھر بیوں کے فلتے کی بھی آؤ پھر نہت کہ کھانا کھا یا تھا بیوں ان پو اعلیٰ ہر آن غضب کو زندہ نہ کوئی پو</p>

۲۳  
 بی بی کے خون دل بہا کر دی نہا کر  
 نہ کہے نہ کہے جو کس سپاس سے جاننا کرے کیا  
 مردہ اٹھانے کا سختہ تیرے کا ہوا  
 غیبت ہونے کا کتب نظر پر ہون بھلا

۲۲  
 فریادی تھی تیرے بی بی ت ترقا  
 جو کب تک بلا طبعی نیت کر بلا  
 اڑا آئی خاطر کی صدرا وا چلا  
 اس تک ہر ہر سے پہلے جو ہر ہر

۲۱  
 بی بیوں نہا دی ماری لیا اور میں ہر  
 زینت سے ہون کو کو بھلائی سے ہون  
 دریا بہا کے تیرے سے ہون وہ تو سر  
 تیرا پھر بی بی اب کے ہر ہر دریا

۲۴  
 بچہ تھا جب گلے پہ شہہ کائنات کے  
 بیاسے تھے مین روز کے اور تیرے بات کے

۲۵  
 بے رحم سار بان نے یہ ظلم و ستم کیے  
 لاشے کے دونوں ہاتھ چھری سے قلم کیے

۲۶  
 جس روز سے جدا ہو لی مین دم سے آپ کے  
 نیرون سے بہت زخمی ہو دل غم سو آپ کے

۲۷  
 اناؤں مین کی کہ عورت کو اتنے مین  
 تیرے صاحب مین غم مین کی کہ کھلا تیرے مین  
 تم لوگوں کے مین مین کی کہ کھلا تیرے مین  
 کھانا کھلا کے پیا روں کے اور کھلا تیرے مین

۲۸  
 اقصیٰ تیرے گیا سب جوان بھلا  
 بس اچھو میرا سب نہ بیان کر نہ بھلا  
 ہنگام صبح ال پیڑ پر جو ہوا  
 اڑت بہ دعا کا ہر خالق سکے دعا

۲۹  
 جھپٹا تھا اناؤں مین ہی ہر کوئی تیرے  
 و سو ان بھی تیرے مین ہی ہر کوئی تیرے  
 کتنا کہا مین کی کہ کھلا تیرے مین  
 کیا تھا وقت ان کی ہر کوئی تیرے مین

۳۰  
 کیسا طعام تلخ ہمیں اب حیات ہی  
 ستر و تن کے سوگ کی پہلی ہر رات ہی

۳۱  
 یار بچوں سر و خرامان مہر تھے  
 محشر مین میرے سر پہ ہو دامن مہر تھے

۳۲  
 جب فاتحے کا آب کے ہم نام لیتے تھے  
 پانی بھی اُس دن آہینا ماری نہ دیتے تھے

۳۳  
 لائبرین تھا رے مین ہی ہر کوئی تیرے  
 قابو نہیں کلاش ہر جا کجا مین  
 یاد مین لاشے مگر صطفا کرین  
 مگر نازیدہ بی بی تیرے اور مین

۳۴  
 عابد کو جب نہا سے با کا سما  
 سر کیا ملا کہ مہر مین ہی ہر کوئی تیرے  
 ملت کے بعد باب کے مہر مین ہی ہر کوئی تیرے  
 ماہ صفت مین نام سے حکم مین ہی ہر کوئی تیرے

۳۵  
 رولی مین کی کہ عورت کو اتنے مین  
 لکھا ہر کوئی تیرے مین ہی ہر کوئی تیرے  
 بی بیوں کی کہ عورت کو اتنے مین  
 تیرے مین ہی ہر کوئی تیرے

۳۶  
 لاشے پہ کیا اڑھاؤں دچھین ہی مری  
 بھائی کی روح جانتی ہی ہر کیسی مری

۳۷  
 دیکھا جو اہل بیت نے فرق جناب کو  
 تاروں نے آگے گھیر لیا ماہتا ب کو

۳۸  
 اب یہ بتاؤ شاہ ولایت کے واسطے  
 کچھ بد دعا تو کی مین امت کے واسطے